السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مارے یہاں ایک نئی رسم چل نکلی ہے کہ کسی آدمی یا عورت کا انتقال ہوتا ہے تو دوسرے دن اس گھر عورتوں کا درسِ قرآن ہوتا ہے اور قرآن بھی پڑھا جاتا ہے ۔ کیا یہ ازروئے کتاب وسنت صحیح ہے ؟ (سائل عبدالرشید عراقی) (۱۷جولائی ۱۹۹۸ئ)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مردے کے لیے قرآن خوانی کرانا کتاب وسنت سے ثابت نہیں۔ صحیح حدیث ہے :

’مَنۡ اَحۡدَثَ فِیۡ اَمۡرِنَا ہٰذَا مَا لَیۡسَ مِنۡہُ فَہُوَ رَدٌّ‘ صحیح البخاری، بَابُ إِذَا اصۡطَلَحُوا عَلَی صُلۡحِ جَوۡرٍ فَالصُّلۡحُ مَرۡدُودٌ، رقم :۲۶۹۷

’’یعنی جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے ۔‘‘

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

**فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی**

**جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:219**

**محدث فتویٰ**